فضائلِ سیدۃ فاطمہ علیہ السلام میں ایک نہایت ضعیف روایت کی تحقیق

(تحقیق: محمد سعید عمران)

حدیثِ ابو ایوب انصاریؓ

روایت نمبر ۱:

حدثنا أبو محمد عبد الله بن محمد بن ناجية قال: حدثنا علي بن المثنى قال: حدثنا عبيد بن إسحاق العطار قال: حدثنا مهاجر بن كثير الأسدي , عن سعد بن طريف , عن الأصبغ بن نباتة , عن أبي أيوب الأنصاري ,: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " إذا كان يوم القيامة وجمع الله الأولين والأخرين في صعيد واحد , نادى مناد من بطنان العرش: يا معشر الخلائق , إن الجليل جل جلاله يقول: نكسوا رءوسكم , وغضوا أبصاركم , فإن هذه فاطمة ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم تريد أن تمر على الصراط "

حضرت ابو ایوب انصاریؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ یوم قیامت جب اللہ تعالیٰ ابتداء سے انتہاء تک سب کو ایک ہی میدان میں اکٹھا کرے گا تو عرش کے منادی کرنے والوں میں سے ایک شخص یہ منادی کرے گا کہ اے مخلوق کے گروہ! اللہ جل جلالہ فرماتا ہے: اپنے چہروں کو نیچا کر لو اور اپنی نظروں کو جھکا لو، یہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ ہیں جو صراط سے گزرنے لگی ہیں۔

(الشریعہ للآجری ۵ / ۲۱۳۵)

اس کی سند میں مہاجر بن کثیر ہے جس کے حالات نہیں ملے۔ البتہ متاخرین نے کہا کہ ابو حاتم رازی نے اسے ضعیف کہا ہے۔ ابو حاتم رازی کا یہ قول نہیں ملا۔

نیز اس کی سند میں عبید بن اسحاق العطار ہے جس کی تضعیف جمہور نے تضعیف کی ہے۔

نوٹ: زیرِ کلام راویوں کے حالات آخر میں حروفِ تہجی کے اعتبار سے دیئے گئے ہیں۔

روایت نمبر ۲:

ایک اور روایت ہے کہ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْأَشْقَرُ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ، يَا أَهْلَ الْجَمْعِ نَكِّسُوا رُءُوسَكُمْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَى الصِّرَاطِ. قَالَ: فَتَمُرُّ مَعَ سَبْعِينَ أَلْفَ جَارِيَةٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كَمَمَرِّ الْبَرْقِ "

حضرت ابو ایوب انصاریؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ یوم قیامت کو عرش کے منادیوں میں سے ایک اعلان کرے گا کہ اے جمع ہونے والو! اپنے چہروں کو نیچا کر لو اور اپنی نظروں کو جھکا لو یہاں تک کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ صراط سے گزر جائیں، فرمایا کہ آپؓ ستر ہزار حوروں کے ساتھ بجلی کی طرح سے گُزر جائیں گی۔

(الغیلانیات ۲/ ۸۰۳ح ۱۱۰۹، بغیۃ الطلب فی التاریخ حلب ۷/ ۳۰۳۰، علل المتناہیہ ۱/ ۲۶۱ح ۴۲۱)

اس کی سند میں قیس بن الربیع ہے جس کی روایت میں اس کے بیٹے نے عجیب و غریب روایات داخل کر دی تھیں۔ نیز اس کی سند میں محمد بن یونس الکدیمی ہے جو جمہور کے نزدیک سخت ضعیف ہے۔ مزید بر آں اس کی سند میں سعد بن طریف الاسکاف ہے جو کہ متروک الحدیث ہے۔

حضرت علیؓ کی حدیث

روایت نمبر ۱:

أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن عتاب العبدي، ببغداد، وأبو بكر بن أبي دارم الحافظ، بالكوفة، وأبو العباس محمد بن يعقوب، وأبو الحسين بن ماتي، بالكوفة، والحسن بن يعقوب، العدل، قالوا: ثنا إبراهيم بن عبد الله العبسي، ثنا العباس بن الوليد بن بكار الضبي، ثنا خالد بن عبد الله الواسطي، عن بيان، عن الشعبي، عن أبي جحيفة، عن علي عليه السلام قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: " إذا كان يوم القيامة نادى مناد من وراء الحجاب: يا أهل الجمع، غضوا أبصاركم عن فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم حتى تمر «هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه»

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ جب یوم قیامت کو منادی کرنے والا پردے کے پیچھے سے اعلان کرے گا کہ اے جمع ہونے والو! فاطمہ بنت محمد ﷺ سے اپنے نگاہوں کو جھکالو، یہاں تک کہ وہ گزر نہ جائیں۔

(المستدرک ۴۶۷۲)

امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

ذہبی نے تلخیص میں کہا کہ یہ موضوع ہے۔

اس کی سند میں عباس بن الولید بن بکار متروک الحدیث ہے۔

روایت نمبر ۲

حدثنا أبو مسلم الكشي، ثنا عبد الحميد بن بحر الزاهراني، ثنا خالد بن عبد الله، عن بيان، عن الشعبي، عن أبي جحيفة، عن علي رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " إذا كان يوم القيامة قيل: يا أهل الجمع غضوا أبصاركم حتى تمر فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم فتمر، وعليها ريطتان خضراوان رضي الله عنها "

(فضائل صحابہ ۲/ ۷۶۳ح ۱۳۴۴، معجم الکبیر ۱/ ۱۰۸ح ۱۸۰، ۲۳/ ۴۰۰ح ۹۹۹، معجم الاوسط ۳/ ۳۵ح ۲۳۸۶، مجمع الزوائد ۹/ ۲۱۲ح ۱۵۲۲۸۔

<u>حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث</u>

حَدَّثَتْنَا سُمَانَةُ بِنْتُ حَمْدَانَ بْنِ مُوسَى بْنِ زَاذِيٍّ الْأَنْبَارِيَّةُ، وَجَدُّهَا الْوَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَمْرُو بْنُ زِيَادٍ الثَّوْبَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ، أَيُّهَا النَّاسُ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ إِلَى الْجَنَّةِ»

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب یوم قیامت کو منادی عرش پر سے اعلان کرے گا کہ اے لوگو! اپنی آنکھوں کو جھکالو حتیٰ کہ فاطمہ علیہ السلام گزر کر جنت میں نہ چلی جائیں۔

(الغیلانیات ۱/ ۵۳۴ح ۶۸۶)

اس کی سند میں عمرو بن زیاد الثوبانی متروک الحدیث ہے۔ نیز وضاح بن حسان کے والد مجہول ہیں۔

حضرت عائشہؓ کی حدیث

روایت نمبر ۱

أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقَاضِي الشَّافِعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ ابْنِ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذُ بْنُ فَيَّاضٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: يَا مَعْشَرَ الْخَلائِقِ طَأْطِئُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

حضرت عائشہؓ نبی ﷺ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یوم قیامت کو منادی کرنے والا ندا کرے گا کہ اے انسانوں کے گروہ! اپنے چہرے نیچے کر لو جب تک کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ گزر نہیں جاتی ہیں۔

(تاریخ بغداد ۸ / ۲۱ء)

اس کی سند میں حسین بن معاذ مجہول ہے۔ نیز شاذ بن فیاض نے یہ روایت حماد بن سلمہ سے لی ہے جو سوءِ حفظ کا شکار ہو گئے تھے۔ محدثین کے اقوال کے مطابق ان سے اس دوران روایت لینے میں عفان بن مسلم، ابن مہدی، ابن مبارک اور عبدالوہاب الثقفی ثبت ہیں (کواکب النیرات ص ۴۶۰)۔

روایت نمبر ۲

أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الأَخْفَشُ الْمُسْتَمْلِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الأَشْنَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَارٌ لِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یوم قیامت کو منادی کرنے والا کہے گا کہ اپنی نظریں جھکا لو یہاں تک فاطمہ بنت محمد ﷺ یہاں سے گزر نہ جائیں۔

(تاریخ بغداد ۸ / ۲۱ء)

اس کی سند میں "جار لحماد بن سلمہ "، شاذ بن فیاض ہیں۔ حماد بن سلمہ سوء حفظ کا شکار ہو گئے تھے اور اس دوران ان سے روایات لینے میں ثبت ترین لوگوں میں شاذ بن فیاض شامل نہیں ہیں۔

-----------------------------واللہ اعلم-------------------------------

رجال

حسین بن معاذ البلخی

خطیب بغدادی نے اسکا تذکرہ بغیر جرح و تعدیل کے کیا ہے۔

ذہبی نے اس کی حضرت فاطمہ والی روایت کو منکر کہہ کر ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ روایت بیان کرتے ہوئے وہ اضطراب کا شکار ہو جاتا تھا۔اگرچہ اس سے یہ روایت کرنے والے ثقہ ہیں مگر انہوں نے بھی یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

ایک اور جگہ ذہبی نے کہا کہ اس سے جو حدیث ہے وہ باطل ہے۔

اس کی وفات ۲۷۷ ہجری میں ہوئی۔

تاریخ بغداد۸/ ۲۱۷ح۴۱۸۷، المنتظم ۱۲/ ۲۸۳، میزان الاعتدال ۲/ ۳۰۶ح۲۰۶۱(اردو۲/ ۳۵۷ح۲۰۶۱)، تاریخ اسلام ۲۰/ ۳۳۸، لسان المیزان۳/ ۲۱۰ح۲۶۱۰۔

حماد بن سلمہ

ابن سعد نے بصرہ کے تابعین کے پانچویں طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔کہتے ہیں حماد ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور بسا اوقات منکر حدیثیں بیان کر جاتے ہیں۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہیں لیکن کبھی کبھی منکر حدیثیں بیان کر جاتے ہیں۔

ابن حنبل نے کہا کہ یہ حمید الطویل سے روایت کرنے میں ثبت ہیں، اور ثابت کی معمر سے روایت کردہ احادیث میں ثبت ہیں۔اہل بدعت کے رد میں حماد بن سلمہ سے زیادہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔حماد بن سلمہ بن دینار اور حماد بن زید بن درہم ان دونوں کے درمیان وہی فرق ہے جو دینار کو درہم پر فضیلت حاصل ہے۔

عبداللہ ابن مبارک نے کہا کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو حماد سے زیادہ، پہلے لوگوں کے طریقے پر عمل پیرا ہو۔

یحیٰی القطان کہتے ہیں کہ حماد بن سلمہ زیاد سے زیادہ علم رکھتے تھے اور قیس بن سعد کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔

علی بن مدینی کا کہنا ہے کہ جو شخص حماد بن سلمہ کے خلاف کلام کر رہا ہو تو اس پر تہمت عائد کرو۔

یحیٰی بن معین کہتے ہیں کہ حماد بن سلمہ حمید الطویل کی حدیث میں لوگوں میں سب سے بڑے عالم ہیں۔یہ ثابت کی روایات کا یہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور ثقہ ہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ اور صالح ہیں ان کو آخر عمر میں تغیر ہو گیا تھا۔
الساجی نے کہا کہ ثقہ مامون ہیں۔
نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور اس سے پہلے نسائی نے ان کو ثقہ کہا تھا۔
ابن حبان کہتے ہیں کہ اس شخص نے انصاف سے کام نہیں لیا جس نے حماد کی روایات سے پہلو تہی کی اور ابو بکر بن عیاش اور عبداللہ بن دینار کی روایات سے استدلال کیا ہے۔
حاکم نے کہا کہ مسلم نے حماد بن سلمہ سے اصول میں وہی حدیث لی ہے جو ثابت بن اسلم سے روایت ہے۔
ذہبی نے کہا کہ امام ثقہ ہیں، ان کو کچھ وہم بھی ہوتا ہے۔
ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کے کبار راویوں میں سے ثقہ عابد راوی ہے اور ثابت کی احادیث میں تمام لوگوں سے زیادہ قابل اعتماد ہے تاہم آخر عمر میں اس کا حافظہ بدل گیا تھا۔
ان کی وفات ۱۶۷ھجری میں ہوئی۔

سعد بن طریف الاسکاف

ابو بکر بن الاعین نے بیان کیا کہ ابو الولید اس کی تضعیف کرتے تھے۔
عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔ایک اور جگہ کہا کہ کسی کا اس سے روایت کرنا حلال نہیں۔ ایک اور جگہ کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔
ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔ایک اور جگہ کہا کہ ضعیف ہے۔
ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔
ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ ابو سعید البقال سے بھی زیادہ شر والا ہے۔
بخاری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔
احمد بن ابی یحییٰ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے۔
احمد بن ابی یحییٰ نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے۔
عمرو بن علی نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے تشیع میں افراط کرتا ہے۔
بخاری نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

عجلی نے کہا کہ کوفی ضعیف ہے۔
یعقوب بن سفیان نے کہا کہ اس کی حدیث معروف و منکر ہے۔ ایک اور جگہ کہا کہ اس کی حدیث و روایت کوئی شے نہیں۔
ابو زرعہ رازی نے کہا کہ لین الحدیث ہے۔
ابو حاتم رازی نے کہا کہ ضعیف الحدیث منکر الحدیث ہے
ابو داود نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے۔
نسائی نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔
ابن حبان نے کہا کہ فوری طور پر حدیث وضع کرتا ہے۔ اس کذاب کا امر ضعفاء میں واضح ہے۔
ابن عدی نے کہا کہ اس کی زیادہ تر احادیث سخت ضعیف ہیں۔
بزار نے کہا کہ حدیث میں قوی نہیں ہے اہل علم نے اس سے روایت لی ہے۔
دارقطنی نے اسے ضعفاء والمتروکین میں ذکر کیا ہے۔
دارقطنی نے کہا کہ کذاب ہے۔
ذہبی نے کہا کہ شیعی واہی ہے۔
ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا متروک راوی ہے اس پر ابن حبان نے وضع کا الزام لگایا ہے یہ رافضی ہے۔
تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۲/ ۱۹۱، سؤالات ابن الجنید ص۳۳۲ح۲۳۷، ۲۳۸، ص ۳۵۱ح۳۲۴، سؤالات ابن طہمان ص۹۹ ح۳۰۵، سؤالات ابن محرز ۱/ ۵۳ح۳۲، تاریخ الکبیر ۴/ ۵۹ح۱۹۵۶، ضعفاء الصغیر ص۵۶ح۱۴۸، ثقات العجلی۱/ ۳۹۱ح۵۶۶، ابو زرعہ الرازی ص ۶۲۲، سؤالات الآجری ۱/ ۲۷۳ح۴۰۷ ، ضعفاء النسائی ص ۱۹۱ح۲۸۱، ضعفاء العقیلی۲/ ۱۲۰ح۵۹۸، الجرح والتعدیل۴/ ۸۷ح۳۸۹، المجروحین۱/ ۳۵۴ح۴۶۱، الکامل ابن عدی۴/ ۳۸۴ح۷۹۶، کشف الاستار ح۲۶۶، ضعفاء دارقطنی ص ۲۳۴ح۲۶۶، سؤالات البرقانی ص۸۲ح۱۹۰، تہذیب الکمال۱۰/ ۲۷۱ح۲۲۱۲، میزان الاعتدال۳/ ۱۸۱ح۳۱۲۱ (اردو ۳/ ۱۸۲ح۳۱۲۱)، المغنی۱/ ۳۹۵ح۲۳۴۶، دیوان الضعفاء ص۱۵۵ح۵۷۰، الکاشف۱/ ۴۹۲ح۱۸۳۱، تذہیب التہذیب۳/ ۴۰۰ح۲۲۳۷، اکمال المغلطائی۵/ ۲۳۶ح۱۸۸۱، تہذیب التہذیب۲/ ۶۰۳ح۲۶۴۰، تقریب التہذیب ۲/ ۲۰۳ح۲۲۵۴۔

عباس بن بکار

عقیلی کہتے ہیں کہ اس کی حدیث میں وہم اور مناکیر غالب ہیں۔

ابن حبان نے کہا کہ ابو بکر الھذلی اور ابو خالد الواسطی کے حوالے سے عجائب بیان کرتا ہے، اس سے حجت لینے کس کوئی جواز نہیں بنتا اور نہ ہی اس سے حدیث لکھنا سوائے اس کے کہ خواص سے لی گئی اعتبار و شواہد میں۔

ابن عدی نے کہا کہ ثقات کے حوالے سے منکر حدیث بیان کرتا ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ بصری کذاب ہے۔

ابو نعیم نے کہا کہ مناکیر روایت کرتا ہے، کوئی شے نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ کذاب ہے۔ ذہبی کہتے ہیان کہ اس کی اس حدیث کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی کے حوالے سے مرفوع بیان کی ہے :

جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا اے اہل محشر ! اپنی نگاہیں جھکا لو جب تک کہ سیدہ فاطمہ یہاں سے پل صراط سے گزر کر جنت تک نہیں چلی جاتی ہیں۔

ابن حجر نے اس کی ایک حدیث بیان کرکے کہا کہ یہ اس کی وضع کردہ حدیثوں میں سے ایک ہے۔

الجرح والتعدیل۶/ ۲۱۶ح، ضعفاء العقیلی ۳/ ۳۶۳ح۱۳۹۹، المجروحین۲/ ۱۸۲ح۸۲۵، الثقات۸/ ۵۱۲، الکامل ابن عدی۶/ ۶ح۱۱۸۴، دارقطنی ص۳۲۱ح۴۲۳، ضعفاء ابو نعیم ص۱۲۳ح۱۷۹،المدخل الی الصحیح ص۱۸۳، دیوان الضعفاء ص۲۰۹ ح۲۰۹۷، المغنی۱/ ۵۱۹ح۲۰۶۷، میزان الاعتدال۴/ ۴۸ح۴۱۶۵(اردو ۴/ ۶۵ح۴۱۶۵)لسان المیزان ۴/ ۴۰۲ح۴۰۹۹۔

عبدالحمید بن بحر

ابن حبان نے کہا کہ مالک اور شریک کے حوالے سے وہ کچھ بیان کرتا ہے جو ان کی احادیث نہیں ہیں۔احادیث سرقہ کرتا ہے اس سے حجت لینے کا جواز حلال نہیں۔

ابن عدی نے کہا کہ ایک قوم کے حوالے سے سرقہ کی ہوئی احادیث بیان کرتا ہے۔

حاکم نے کہا کہ مالک اور شریک کے حوالے سے سرقہ شدہ احادیث بیان کرتا ہے۔
ابو نعیم نے کہا کہ مالک اور شریک کے حوالے سے منکر احادیث بیان کرتا ہے۔
ذہبی نے کہا کہ حدیث کو سرقہ کرتا ہے۔
ہیثمی نے کہا کہ اس میں عبدالحمید بن بحر ضعیف ہے۔
المجروحین ۲/ ۱۲۵ح۷۴۵، الکامل ابن عدی ۷/ ۱۱ح۱۴۷۲، المدخل الی الصحیح ص۱۷۳ح۱۳۳، ضعفاء ابو نعیم ص۱۰۶ ح۱۳۵، دیوان الضعفاء ص۲۳۶ح۲۳۸۷، المغنی ۱/ ۵۸۸ح۳۴۸۳، میزان الاعتدال ۴/ ۲۴۵ح۴۷۷۰(اردو۴/ ۲۳۶ح۴۷۷۰)، لسان المیزان۵/ ۵۹ح۴۵۷۰۔

عُبید بن اسحاق العطار

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔
معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا کہ اس کے پاس مناکیر ہیں۔
اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔
ابن الجنید کہتے ہیں کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ میرا ساتھی تھا۔
بخاری نے کہا کہ زہیر بن معاویہ کہتے ہیں کہ اس کے پاس مناکیر ہیں۔
ابوزرعہ رازی نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔
ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں تھا اور نہ ہی یہ حدیث میں کوئی خاص ثبت تھا، اس کی حدیث میں منکرات ہیں۔
نسائی نے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔
ابن حبان نے کہا کہ یہ اثبات سے وہ روایات کرتا ہے جو ثقات کی روایات نہیں لگتی ہیں، اس کی منفرد روایت سے احتجاج نہ لینا کوئی عجیب بات نہیں۔
دارقطنی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۲/ ۳۸۵، سؤالات ابن الجنید ص ۴۷۱ح ۸۰۳، تاریخ الکبیر ۵/ ۴۴۱ح ۱۴۳۷، ضعفاء الصغیر ص ۷۷ ح ۲۲۱، المعرفہ والتاریخ ۳/ ۵۸، سؤالات البرذعی ص ۴۰۴ح ۱۰۷ ، الجرح والتعدیل ۵/ ۴۰۱ح ۱۸۵۹، ضعفاء للنسائی ص ۲۱۲ح ۴۰۲، ضعفاء العقیلی ۳/ ۱۱۵ح ۱۰۹۱، الثقات ۸/ ۴۳۱، المجروحین ۲/ ۱۶۷ح ۸۰۲ ، الکامل ابن عدی ۷/ ۵۲ح ۵۳۷، ضعفاء دارقطنی ص ۲۷۰ح ۳۳۰، دیوان الضعفاء ص ۲۶۷ح ۲۷۲۰، المغنی ۲/ ۳۳۳ح ۳۹۵۵، میزان الاعتدال ۵/ ۲۴ح ۵۴۱۶ (اردو ۵/ ۵۵ح ۵۴۱۶)، لسان المیزان ۵/ ۳۴۹ح ۵۰۴۸۔

عمرو بن زیاد الثوبانی

عقیلی کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ یہ شیخ ہمارے پاس رے میں آیا اور اس نے ذکر کیا یہ بغداد کا ہے، پھر اس نے احمد بن حنبل کا ذکر کیا کہ وہ اِسے جانتے ہیں اور ابوزرعہ رازی کا ذکر کیا۔ ہم نے اس سے احادیث املاء کی، اس میں سے بعض کا ہمارے ساتھ موجود اصحاب نے انکار کیا۔ ہم نے ابوزرعہ کو خط لکھا اور اس کی احادیث بھیجیں تو ابوزرعہ نے کہا کہ یہ احادیث موضوع ہیں اور یہ شخص کذاب ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ منکر الحدیث ہے، سارق الحدیث ہے اور باطل روایات کرتا ہے، ثقہ راویوں سے سرقہ کرتا ہے اور اس میں موضوع روایات بھی ہوتی ہیں، اس پر وضع کی تہمت ہے۔ ابن عدی اس کی ایک حدیث جو کہ جمعہ کے دن والدین کی قبر پر سورۃ یٰس کی تلاوت کے حوالے سے ہے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ روایت جھوٹی ہے اور عمرو بن زیاد پر یہ الزام ہے کہ اس نے یہ حدیث ایجاد کی ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ حدیث وضع کرتا ہے۔

ضعفاء العقیلی ۳/ ۲۷۴ح ۱۲۸۱ ، الثقات ۸/ ۴۸۸، الکامل ابن عدی ۶/ ۲۵۹ح ۳۴۸، ضعفاء دارقطنی ص ۳۰۵ح ۳۹۱، المغنی ۲/ ۱۴۵ح ۴۶۵۹، میزان الاعتدال ۵/ ۳۱۵ح ۶۳۷۷ (اردو ۵/ ۳۱۵ح ۶۳۷۷)، لسان المیزان ۶/ ۲۰۷ح ۵۸۰۳۔

قیس بن الربیع

قراد بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم کوفہ کے جس شیخ کے پاس ائے تو ہم نے یہ پایا کہ قیس ہم سے پہلے اس تک پہنچ چکا ہے، ہم اسے قیس جوال کا نام دیتے تھے۔

عمران بن ابان بیان کرتے ہیں کہ میں نے شریک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوفہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس نے قیس سے زیادہ حدیث کو طلب کیا ہو۔

معاذ بن معاذ بیان کرتے ہیں کہ شعبہ نے مجھ سے کہا کیا تم نے یحییٰ بن سعید القطان کو دیکھا ہے وہ قیس بن ربیع کے بارے میں کلام کرتا ہے، اللہ کی قسم !اسے اس بات کا حق نہیں ہے۔ ابو قتیبہ کہتے ہیں کہ شعبہ نے مجھ سے کہا کہ تم پر لازم ہے کہ قیس بن ربیع کے پاس رہو۔ عثمان بن خرزاد بیان کرتے ہیں حمانی نے مجھ سے کہا کہ ایک دن میں قیس بن ربیع کی تلاش میں نکلا تو وکیع اور ابو غسان نے اس کو گھر میں داخل کیا ہوا تھا میں نے پتھر اکٹھے کیا اور انہیں مارنے لگا یہاں تک کہ انہوں نے میرے لیے دروازہ کھول دیا۔

شریک کے بارے میں منقول ہے کہ جس دن قیس بن ربیع کو دفن کیا گیا تو انہوں نے کہااس نے اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

عفان بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو قیس کا ذکر کرتے ہوئے سنا، مجھے پتا نہیں چل سکا کہ اس میں خرابی کیا ہے، جب میں کوفہ ایا اور اس کے پاس ایا اور اس کی محفل میں بیٹھا تو اس کا بیٹا اسے تلقین کر رہا تھا ۔ ابن نمیر بیان کرتے ہیں اس کا ایک بیتا تھا جو خرابی کی جڑ ہے۔ محدثین نے اس کی تحریروں کا جائزہ لیا ہے تو انہوں نے اس کی روایت کو منکر قرار دیا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بیٹے نے ان کی روایات کو تبدیل کیا ہے۔ ابو داود طیالسی بیان کرتے ہیں : میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یحییٰ کے حوالے سے کون مجھے معذور قرار دے گا ، یہ احول ، قیس بن ربیع سے راضی نہیں۔

وکیع اور علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک مرتبہ وکیع نے یہ کہا کہ قیس بن ربیع نے ہمیں حدیث بیان کی ، باقی مدد اللہ سے ہی لی جاسکتی ہے۔

ابن سعد کہتے ہیں کہ ہیں کہ قیس کو ان کی کثرت سماع اور کثرت علم کی وجہ سے حوال کہا جاتا تھا ۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے، اس کی حدیث کو لکھا جائے گا۔

احمد بن حنبل سے دریافت کیا گیا کہ محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کیوں کر دیا تھا ؟ انہوں نے جواب دیا اس میں تشیع پایا جاتا تھا اور یہ بکثرت غلطیاں کرتا تھا اور اس سے منکر احادیث بھی منقول ہیں۔

بخاری نے کہا کہ وکیع نے اس کی تضعیف کی ہے۔بخاری نے اپنی تاریخ اوسط میں ابو داود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ قیس کی روایات اس کے بیٹے کے حوالے سے نقل ہوتی تھیں، جو لوگوں کی حدیث لیتا تھا اور اسے قیس کی کتاب کے اندر داخل کردیتا تھا اور قیس کو اس بات کا پتہ نہیں چلتا تھا۔

ابو ولید بیان کرتے ہیں کہ میں نے قیس کے حوالے سے چھ ہزار روایات نقل کی ہیں۔ عفان کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہے۔

جوزجانی نے کہا کہ ساقط ہے۔

عجلی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ شعبہ نے ان سے روایت کی ہے اور یہ معروف بالحدیث اور صدوق ہیں۔

ابو حاتم رازی کہتے ہیں اس کا محل صدق ہے، لیکن یہ قوی نہیں ہے۔

ابو زرعہ نے کہا کہ اس میں کمزور ی ہے۔

عمرو بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں بصرہ میں امام ابو داود کی محفل میں موجود تھا انہوں نے قیس بن ربیع کا ذکر کیا تو لوگوں نے کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں ، تو امام ابو داود نے فرمایا تم لوگ نوٹ کرو کیونکہ اس کے حوالے سے میرے سینے میں سات ہزار روایات موجود ہیں۔

محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں شعبہ اور سفیان قیس کے حوالے سے حدیث روایت کرتے ہیں جبکہ یحییٰ اور ابن مہدی اس کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے، عبدالرحمان نے پہلے اس سے حدیث روایت کی تھی لیکن پھر اس سے رک گئے تھے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ قیس نے میرے ساتھ ابو حصین کی نقل کر دہ حدیث کے بارے میں مذاکرہ کیا تو میں نے یہ ارزو کی کہ کاش یہ گھر مجھ پر اور اس پر گرجائے اور ہم مر جائیں کیونکہ اس نے میرے سامنے بہت سی عجیب و غریب روایات نقل کی تھیں۔

محمد بن عبید طنافسی بیان کرتے ہیں کہ قیس بن ربیع کو کو ابو جعفر نے مدائن کا عامل مقرر کیا تھا ، تو یہ عورتوں کو ان کی چھاتیوں سے لٹکا دیا کرتا تھا اور ان پر زنبور چھوڑ دیتا تھا۔ ہمارے نزدیک قیس ، سفیان سے کم نہیں ہے۔ لیکن جب یہ حکمران بنا تو اس نے ایک شخص پر حد جاری کی جس کے نتیجہ میں وہ مر گیا، اس سے ا س کا معاملہ بجھ گیا۔

ترمذی نے اس کی تضعیف کی ہے۔
الساجی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس کا ایک بیٹا تھا جو مسعر، سفیان اور متقدمین کی احادیث لے کر اپنے والد کی حدیث میں شامل کر دیتا اور اسے اس بات کا پتہ چلتا تھا۔
نسائی کہتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔
دارقطنی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔ اس نے عمرو بن دینار سے کچھ نہیں سنا۔
ابو احمد الحاکم نے کہا کہ اس کی حدیث قائم نہیں ہے۔
ابن حبان کہتے ہیں کہ میں نے قیس کی نقل کردہ روایات کو قدماء اور متاخرین کی روایات سے تحقیق کی اور ان کی تلاش کی تو میں نے اسے صدوق اور مامون پایا ہے اس وقت جب یہ نوجوان تھا، لیکن جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو اس کا حافظہ خراب ہو گیا اور یہ اپنے برے بیٹے کی ازمائش میں مبتلا ہوا جو اس ے الفاظ) غلط طور پر (بتاتا تھا۔
محمد بن ابو عدی اپنی سند کے ساتھ خالد بن سعد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

"حضرت ابو مسعودؓ شادی کی رات منہ دکھائی میں کچھ دینے کو مکروہ قرار دیتے تھے"۔
جبکہ یزید بن ہارون نے قیس کے حوالے سے حضرت براءؓ کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
"جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرے اور اس سے مصافحہ کرے تو ان دونوں کی خطائیں ان کے سر سے گر جاتی ہیں اور یوں جھڑتی ہیں جیسے خشک ہو کر درخت کے پتے جھڑتے ہیں"۔
یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے ، اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:
"حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ تعویذ پہنا کرتے تھے، جس کے اندر حضرت جبریل کے پر کے بال تھے"۔
یہ روایت انتہائی منکر ہے اور اسے کدیم نے خلاد سے نقل کیا ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی ﷺ نماز کے دوران انگلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے، جب اپ ﷺ نماز مکمل کر لیتے تھے ، تو یہ دعا مانگتے تھے :اے اللہ !میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، خواہ وہ میرے علم میں ہو، یا میرے علم میں نہ ہو، اور میں ہر طرح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، خواہ مجھے اس کا علم ہو یا مجھے اس کا علم نہ ہو"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان نقل کیا ہے:

"خالد بن سنان کی صاحبزادی نبی ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوئیں ، تو نبی ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر کو بچھا دیا اور فرمایا :اس نبی کی صاحبزادی کو خوش امدید !جس کی قوم نے انہیں ضائع کر دیا تھا"۔

ابن عدی نے اس کے حالات نقل کیے ہیں پھر یہ کہا کہ میں جو روایات ذکر کی ہیں ، قیس سے اس کے علاوہ بھی روایات منقول ہیں اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مستقیم ہیں ، تاہم اس کے بارے میں قول وہی ہے، جو شعبہ نے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابو الحسن بن القطان کہتے ہیں کہ محدثین کے نزدیک یہ ابن ابو لیلیٰ اور شریک کی طرح کا ضعیف ہے، کیونکہ اس میں حافظہ کی خرابی اس وقت لاحق ہوئی تھی، جب یہ قاضی بنا تھا۔

محمد بن عبید بیان کرتے ہیں کہ اس کا معاملہ ٹھیک رہا تھا یہاں تک کہ جب یہ قاضی بنا اور اس نے ایک شخص کو قتل کروادیا تو معاملہ خراب ہوا۔

ابن شاہین نے کہا کہ ابن معین نے اس کے بارے میں کہا کہ یہ کوئی شے نہیں ایک جگہ کہا کہ اس کی کوئی بات ٹھیک نہیں۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ علم کے ماہرین میں سے ایک ہے، اپنی ذات کے حوالے سے صدوق ہے، لیکن اس کا حافظہ خراب تھا۔شعبہ نے اس کی تعریف کی ہے۔ ایک جگہ یہ کہا ہے کہ اس کی احادیث کو منکر کہا گیا ہے۔

ابن حجر نے اسے ساتویں طبقہ کا صدوق اخری عمر میں مختلط ہونے والا راوی کہا ہے جس کی احادیث میں اسے کے بیٹے نے بہت کچھ داخل کر دیا تھا ۔

طبقات ابن سعد۸/ ۴۹۸ح۳۴۸۰، تاریخ یحیٰی بن معین بروابت الدوری۲/ ۴۹۰، تاریخ دارمی۱۹۳ ح ۷۰۷،تاریخ الکبیر۷/ ۱۵۶ح۷۰۴، ضعفاء الصغیر ص۹۹ح۳۰۱،ثقات العجلی ۲/ ۲۲۰ح۱۵۳۰،جامع ترمذی

ح۱۸۴۶، ۳۱۱۵،ضعفاء النسائی ص۲۲۸ح۴۹۹، ضعفاء العقیلی ۳/ ۶۹۴ح۱۵۲۷، الجرح والتعدیل۷/ ۹۶ح۵۵۳،علل ابن ابی حاتم دیکھئے فہرست ۷/ ۳۴۴، المجروحین۲/ ۲۲۰ح۸۸۴، الکامل ابن عدی۵/ ۱۵۷ح۱۵۸۶، تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین ص۱۵۹ح۵۲۳،سنن دارقطنی ۱/ ۳۳۰، علل دارقطنی ۴/ ۲۷، تاریخ بغداد۱۴/ ۶۹۴ح۶۸۹۰ ، تہذیب الکمال ۲۴/ ۲۵ح۴۹۰۳، سیر اعلام النبلاء ۸/ ۴۱، دیوان الضعفاء ص۳۲۸ح ۳۴۵۷، المغنی۲/ ۲۲۱ح۵۰۶۲، الکاشف۲/ ۱۳۹ح۴۶۰۰، میزان الاعتدال ۵/ ۶۹۴ح۶۹۱۷(اردو۵/ ۵۷۴ح۶۹۱۷)، تذہیب التہذیب۷/ ۴۲۱ح۵۶۱۸، المختلطین للعلائی ص ۹۹ح۹۲،تہذیب التہذیب۵/ ۳۶۲ح۶۵۶۳، تقریب التہذیب۴/ ۲۶۸ح۵۶۰۸، کواکب النیرات ص ۹۲ح۳۴۔

محمد بن یونس الکدیمی

یہ کہتے ہیں کہ ابن مدینی نے مجھ سے کہا کہ تمہارے پاس وہ چیز ہے جو میرے پاس نہیں ہے تو کدیمی نے کہا کہ میں نے ایک ہزار ایک سو لوگوں سے روایات لکھی ہیں اور میں نے حج بھی کیا ہے اور میں نے امام عبدالرزاق کی زیارت کی ہے لیکن میں نے ان سے سماع نہیں کیا۔

ابن حنبل کہتے ہیں کہ یہ معرفت کے اعتبار سے اچھا ہے لیکن اس کے حوالے سے صرف یہی الجھن ہے کہ یہ شاذکونی کے پاس بیٹھتا رہا ہے۔

آجری کہتے ہیں کہ ابو داود کدیمی کو مسلط طور پر جھوٹا قرار دیتے ہیں۔

موسیٰ بن ہارون او ر قاسم مطرز نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

جہاں تک اسماعیل خطبی کا تعلق ہے تو انہوں نے ناواقفیت کی بنیاد پر یہ کہا کہ یہ ثقہ ہے اور میں نے اس کی محفل سے زیادہ کسی اور کی محفل میں مخلوق نہیں دیکھی۔

ابن حبان کہتے ہیں کہ شاید اس نے ایک ہزار سے زیادہ احادیث یاد کی ہیں۔یہ ثقات کے حوالے سے حدیث وضع کر لیتا تھا۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ کدیمی نامی راوی پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔اس نے ایسے لوگوں سے روایت کا دعویٰ کیا ہے جنہیں اس نے دیکھا بھی نہیں ہے اور ہمارے زیادہ تر مشائخ نے اس سے روایت نقل کرنے کو ترک کیا ہے۔

دارقطنی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے اور اس کے بارے میں اچھی رائے صرف اس شخص نے دی ہو گی جو اس کی حالت سے واقف نہیں ہو گا۔دارقطنی نے ابو بکر احمد بن مطلب ہاشمی کا بیان بتایا کہ ایک مرتبہ ہم قاسم بن زکریا مطرز کے پاس موجود تھے، ان کی تحریر میں ایک حدیث آئی جو کدیمی کے حوالے سے منقول تھی تو وہ اسے پڑھنے سے رک گئے، محمد بن عبدالجبار ان کے سامنے کھڑے ہوئے کیونکہ انہوں نے تو کدیمی سے بکثرت روایات نقل کی ہیں تو محمد بن عبدالجبار نے کہا کہ اے شیخ ! میں چاہتا ہوں کے آپ اسے پڑھیں تو قاسم بن زکریا نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گھٹنے کے بل کھڑا ہوں گا اور یہ کہوں گا کہ یہ شخص تیرے رسول اور علماء کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کیا کرتا تھا۔

اس راوی کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت کہ جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے (اور ہم میں سے ایک بے وقفو نے اللہ تعالیٰ کی طرف غلط بات منسوب کی ، نبی ﷺ نے فرمایا اس مراد ابلیس ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

"سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے سنار اور رنگریز ہوتے ہیں"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ روایت ابو نعیم کی طرف جھوٹی منسوب ہے جسے کدیمی نے منسوب کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدریؓ کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"سنجیدگی اور مذاق میں جھوٹ بولنا مناسب نہیں ہے اور سب سے زیاد جھوٹ بولنے والے کاریگر ہوتے ہیں، عرض کیا گیا کہ کاریگروں سے مراد کیا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتے ہیں"۔

ابن حبان نے صواغون والی روایت نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت صرف ہمام نامی راوی کے حوالے سے فرقد سنجی سے منقول ہے اور فرقد سنجی نامی راوی کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ روایت ابو یعلیٰ اور متعدد افراد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے ہمیں بیان کی ہے۔

حلیۃ الاولیاء میں کدیمی نے اپنی سند کے ساتھ بحوالہ امام جعفر صادق ، امام باقر ، حضرت جابر بن عبداللہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

"نبی ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا تم پر سلام ہو اے میرے پھول !میں تمہیں اپنے پھولوں کے بارے میں دنیا میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں اور بہت جلد تیرے دونوں رکنوں کو گرادیا جائے گا"۔

تو جب نبی ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت علیؓ نے فرمایا یہ ان ارکان میں سے ایک ہیں پھر جب سیدہ فاطمہؓ کا انتقال ہوا تو حضرت علیؓ نے فرمایا یہ دوسرا رکن ہے"۔

کدیمی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ ضرورت مند کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

"خوبصورت چہرے والوں سے بھلائی طلب کرو"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"اک شخص آیا اور اس نے نبی ﷺ کے سامنے دل کی سختی کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم قبرستان جایا کرو اور یوم حساب کے بارے میں غوروفکر کیا کرو"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ حافظ الحدیث ہے اور متروک راویوں میں سے ایک ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے، یہ ثابت نہیں کہ ابو داود نے اس سے روایت کی ہے۔

المجروحین ۲/ ۳۳۲ح ۱۰۲۰، الکامل ابن عدی۷/ ۵۵۳ح ۱۷۸۰، ضعفاء دار قطنی ۳۵۰ح ۴۸۶،سؤالات السہمی ص۹۶ح ۵۰، ص۱۰۵ح ۸۶،۸۷،تاریخ بغداد۴/ ۶۸۸ح ۱۸۴۲،تہذیب الکمال۲۷/ ۶۶ح ۵۷۲۱، سیر اعلام

النبلاء ۱۳/ ۳۰۲، دیوان الضعفاء ص۳۸۰ح۴۰۵۳، المغنی ۲/ ۳۹۰ح۶۱۱۲، میزان الاعتدال ۶/ ۸۷۳ح۸۳۵۹(اردو۶/ ۳۷۳ح۸۳۵۹)، تذہیب التہذیب۸/ ۴۳۸ح۶۴۶۲، تہذیب التہذیب۶/ ۱۳۲ح۷۵۸۹، تقریب التہذیب۴/ ۵۳۳ح۳۴۵۹۔

مہاجر بن کثیر

ذہبی نے کہا کہ اسے ابو حاتم رازی نے متروک قرار دیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ اسے ابو حاتم رازی نے متروک کہا ہے۔

(المغنی ۲/ ۴۳۴ح۶۴۵۸،دیوان الضعفاء ص ۳۹۹ح۴۲۵۹، میزان الاعتدال ۶/ ۵۲۹ح۸۸۲۱ (اردو۶/ ۴۹۸ح۸۸۲۱)، مجمع الزوائد ۴/ ۲۲۴،لسان المیزان۸/ ۱۷۶ح۷۹۵۳)